احادیثِ نزولِ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام

اور منکرین حدیث کے اعتراضات کا علمی جائزہ　　　　　(قسط:۸)

حافظ عبید اللہ

لہٰذا اگر غور کیا جائے اور تدلیس کی نسبت صحیح بھی تسلیم کر لی جائے تو امام زہریؒ طبقہ ثانیہ کی شرائط پر پورے اترتے ہیں جس کی مندرجہ ذیل خصوصیات بیان کی گئی ہیں:

(1)......اس طبقہ کے لوگ بخاری و مسلم کے رواۃ میں سے ہیں۔

(2)...... یا وہ ائمہ حدیث میں سے ہیں۔

(3)......اس طبقہ میں وہ محدثین شامل ہیں جن سے تدلیس شاذ و نادر ثابت ہوتی ہے۔

(4)...... یا اگر وہ تدلیس کرتے بھی ہیں تو وہ ثقہ راوی سے تدلیس کرتے ہیں (یعنی جس راوی کو حذف کیا گیا ہو وہ ثقہ ہو ضعیف یا کاذب نہ ہو)۔

امام زہریؒ بلاشبہ ائمہ حدیث کے بھی امام ہیں خود حافظ ابن حجرؒ نے تقریب التہذیب میں ان کا تعارف یوں کروایا ہے ”**الفقيه الحافظ متفق علی جلالته و اتقانه وثبته وهو من رؤوس الطبقة الرابعة.**“ فقیہ اور (حدیث کے) حافظ تھے جن کی جلالتِ شان، پختگی اور درستگی پر تمام لوگوں کا اتفاق ہے، آپ (راویوں کے) چوتھے طبقے کی سرکردہ شخصیات میں سے تھے۔ (تقریب التهذيب :ص506، دارالرشید۔حلب)، نیز یہ بات بھی تسلیم شدہ ہے کہ ائمہ حدیث نے امام زہریؒ کے ”**عنعنه**“ کو قبول کیا ہے، اور پھر امام ذہبیؒ اور خود حافظ ابن حجرؒ نے تسلیم کیا ہے کہ امام زہریؒ کی تدلیس شاذ و نادر ہے اور وہ قلیل التدلیس ہیں، لہٰذا حافظ ابن حجرؒ کا انہیں طبقہ ثالثہ میں شمار کرنا محلِ نظر اور سمجھ سے بالاتر ہے، امام زہریؒ کسی طرح بھی اس طبقہ میں شمار نہیں کیے جا سکتے۔

پھر اگر مزید غور و خوض کیا جائے تو مدلسین کے پہلے اور دوسرے طبقہ کی صفات و شرائط بھی آپس میں ملتی جلتی ہیں چنانچہ بعض محققین کا خیال ہے کہ مدلسین کے طبقات پانچ کے بجائے چار ہونے چاہئیں اور دوسرے طبقہ کو پہلے میں ضم کر دینا چاہئے، چنانچہ ڈاکٹر مسفر بن غرم اللہ الدمینی اپنی کتاب ”**التدليس في الحديث**“ میں دوسرے طبقہ کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”**وحكم أهل هذه المرتبة كحكم أهل المرتبة الأولى، يُقبل حديثهم سواء صرّحوا**

بالسماع أو رَوَوا بالعنعنة ، وعندي لو أنه ضُمَّت هذه المرتبة مع الأولى لكان اَولى، لأن حكمهما واحد ، وتدليس أهلها محتمل مقبول غير مؤثر '' (اس دوسرے) طبقہ والوں کا حکم بھی پہلے طبقہ والوں جیسا ہے، ان کی حدیث ہر حال میں قبول کی جائے گی چاہے وہ سماع کی تصریح کریں یا ''عــن'' کے ساتھ روایت کریں، اور میرے خیال میں اگر یہ (دوسرا طبقہ) پہلے طبقہ میں ضم کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا، کیونکہ ان دونوں طبقوں کا حکم بھی ایک ہے اور ان دونوں طبقوں والوں کی تدلیس کا صرف احتمال ہے جو کہ مقبول اور غیر مؤثر ہے۔

(التدليس فی الحديث۔ص143)

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ صحیحین (بخاری و مسلم) کے بارے میں تو ائمہ حدیث نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ اگر ان میں کسی (ثابت شدہ) مدلِّس کی روایت بھی ''عــن'' کے ساتھ مذکور ہے تو یہی سمجھا جائے گا کہ اس کا سماع ثابت ہے، چنانچہ شارح صحیح مسلم امام محیی الدین بن شرف النووی (متوفی 676ھ) لکھتے ہیں:

''وما كان في الصحيحين وشبههما عن المدلسين ب "عن" محمول على ثبوت السماع مــن جهة أخــرى '' صحیحین یا ان جیسی کتب میں (جو بخاری و مسلم کی شرائط کا التزام کریں) مدلسین سے جو روایات ''عن'' کے ساتھ مروی ہیں یہی سمجھا جائے گا کہ ان کا سماع کسی دوسرے طریقے سے ثابت ہے۔

(التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير والنذير ،ص39، دار الکتاب العربی۔ بیروت)

مثال کے طور پر آگے صحیح بخاری کے حوالے سے ہی حدیث نمبر 3 آ رہی ہے جس میں ابن شہاب زہریؒ نے صاف طور پر ''أخبرني سعيد بن المسيب'' (مجھے سعید بن المسیب نے خبری دی) فرمایا ہے۔

<u>سعيد بن المسيب بن حزن القرشي</u>

اس حدیث کے اگلے راوی ہیں مشہور تابعی حضرت سعید بن المسیبؒ، یہ حضرت ابو ہریرہؓ کے داماد بھی تھے، ان پر تمنا عمادی صاحب نے کوئی جرح نہیں کی بلکہ لکھا ہے کہ:

''نہ سعید بن المسیب پر میرا الزام ہے نہ حضرت ابو ہریرہ پر جن سے ابن المسیب اس حدیث کو روایت کر رہے ہیں۔'' (انتظارِ مہدی و مسیح، ص181)

لہذا ہم بھی سعید بن المسیبؒ کا مختصر تعارف کرا کے آگے چلتے ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ نے ان کا تعارف یوں کرایا ہے:

''أحد العلماء الأثبات الفقهاء الكبار، من كبار الثانية، اتفقوا على أن مرسلاته اصح المراسيل، وقال ابن المديني: لا أعلم في التابعين أوسع علماً منه، مات بعد التسعين وقد ناهز

الثمانین۔'' یہ قابل اعتماد علماء اور بڑے فقہاء میں سے تھے،اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ ان کی بیان کردہ مرسل احادیث صحیح ترین مرسلات ہیں، ابن المدینی نے فرمایا کہ: تابعین میں اُن سے زیادہ وسیع العلم میں نہیں جانتا، آپ نوے ہجری میں اسّی سال کی عمر میں فوت ہوئے۔(تقریب التھذیب، ص 241، دارالرشید، حلب)

اما ذہبیؒ ان کا تعارف یوں کرواتے ہیں:

''أحد الأعلام، وسید التابعین...... ثقة حُجّة رفیع الذکر، رأس فی العلم والعمل۔'' مشہور شخصیت ہیں اور تابعین کے سردار ہیں، ثقہ ہیں، حجّت ہیں اور بلند ذکر والے ہیں، علم وعمل کے سرتاج ہیں۔

(الکاشف فی معرفة من له روایة فی الکتب الستة، ج1 ص 444-445، دارالقبلة، جدة)

حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ نے سعید بن المسیبؒ کے بارے میں فرمایا:''ھو واللّٰہ احد المفتین ''اللہ کی قسم وہ فتویٰ دینے کے اہل لوگوں میں سے ایک ہیں۔ عمرو بن میمونؒ اپنے والد (میمون) سے روایت کرتے ہیں کہ:''جب میں مدینہ آیا تو میں نے پوچھا کہ یہاں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو مجھے سعید بن المسیب کی طرف لے جایا گیا''۔امام زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن ثعلبہ نے کہا کہ:''اگر تو فقہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس شیخ یعنی سعید بن المسیب کے ساتھ لگ جاؤ''۔قتادہ کہتے ہیں:''میں نے (سعید بن المسیب) سے بڑا حلال وحرام کا علم رکھنے والا نہیں دیکھا''۔مکحول کہتے ہیں کہ: ''میں نے طلب علم میں ایک دنیا گھومی ہے لیکن سعید بن المسیب سے زیادہ بڑے عالم سے میری ملاقات نہیں ہوئی''۔ سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ:''وہ تابعین میں سب سے بڑے فقیہ تھے''۔امام احمد بن حنبل نے فرمایا:''تابعین میں سب سے بڑی شان والے سعید بن المسیب ہیں۔'' نیز ایک بار آپ سے سعید بن المسیب کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:''سعید بن المسیب جیسا اور کون ہے؟ وہ ثقہ ہیں اور اہل خیر میں سے ہیں''۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ:''حضرت عمرؓ کے فیصلوں اور احکام کو سب سے زیادہ یاد رکھنے والے سعید بن المسیب تھے''۔امام ابوزرعہ نے کہا:''(سعید بن المسیب) مدنی، قریشی، ثقہ اور امام ہیں''۔امام ابوحاتم رازی نے کہا:''تابعین میں ان سے زیادہ شریف النفس اور کوئی نہیں، اور ابوہریرہؓ کی بیان کردہ احادیث بیان کرنے میں ان سے زیادہ مضبوط اور کوئی نہیں''۔امام ابن حبان نے کہا کہ:''وہ فقہ، دین، تقویٰ، عبادت اور فضل میں تابعین کی سربرآوردہ شخصیات میں سے ہیں، اہل حجاز میں سب سے بڑے فقیہ تھے، لوگوں کے خوابوں کی سب سے اچھی تعبیر بتانے والے تھے۔''

(ملخصاً: تھذیب التھذیب، ج4 ص 84، دائرۃ المعارف۔حیدرآباد دکن)

سعید بن المسیب کے بارے میں تمنا عمادی صاحب کا ایک مغالطہ:

اگر چہ تمنا عمادی صاحب نے یہ لکھ دیا کہ "سعید بن مسیّب پر میرا کوئی الزام نہیں"، لیکن ساتھ ہی اپنی "نرالی تحقیق" کی جھلک دکھلانے سے باز نہیں آئے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"سعید بن المسیب بڑے لوگوں میں سمجھے جاتے ہیں، مگر سنیوں میں سنی اور شیعہ میں شیعہ بنے رہے، چنانچہ شیعہ کی سب سے زیادہ مستند کتاب حدیث اصول کافی ص ۲۰۰ طبع نولکشور میں ہے کہ یہ علی بن الحسین (زین العابدین) کے خاص معتمد لوگوں میں سے تھے۔اسی لئے شیعوں کی کتب رجال میں ان کی توثیق مذکور ہے"

(انتظارِ مہدی ومسیح،ص180-181)

محترم قارئین! آپ نے جلیل القدر تابعی حضرت سعید بن المسیبؒ کے بارے میں اہل سنت کے ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال پہلے ملاحظہ فرمائے، کسی نے بھی انہیں "شیعہ" نہیں بتایا، پھر عمادی صاحب کی تحقیق کا کمال دیکھیں کہ ان کے نزدیک جس شخصیت کا ان لوگوں کے ساتھ اچھا تعلق رہا ہو جنہیں شیعہ اپنے ائمہ کہتے ہیں، یا جس آدمی کا ذکر شیعہ کی کتبِ رجال میں اچھے لفظوں کے ساتھ کیا گیا ہو وہ عمادی صاحب کے نزدیک شیعہ ہے، اس تحقیق کی رو سے حضرت علیؓ، حضرات حسنینؓ، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت مقدادؓ، حضرت ابوذرؓ وغیرہم تو "شیعہ" ہوئے کیونکہ ان سب کا ذکرِ خیر شیعہ کتب میں بکثرت ملتا ہے۔ نیز کتب شیعہ میں جس شخصیت کے بارے میں یہ لکھا ہو کہ یہ حضرت علیؓ یا حسنین کریمینؓ کے خاص ساتھیوں میں سے تھے، عمادی صاحب کے مطابق وہ بھی اہل سنت نہیں بلکہ شیعہ ہوگا۔ کیا لا جواب تحقیق ہے۔

حدیث نمبر 2:

امام مسلمؒ نے بھی اپنی صحیح میں یہی صحیح بخاری والی روایت مختلف طرق سے نقل فرمائی ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے:

<u>پہلی سند</u>: امام مسلمؒ کہتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا **قتیبة بن سعید** اور **محمد بن رُمح** دونوں نے، یہ دونوں **لیث بن سعد** سے روایت کرتے ہیں، وہ **ابن شهاب** (زہری) سے، وہ (**سعید**) **بن المسیب** سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا۔

<u>دوسری سند</u>: امام مسلمؒ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا **عبدالاعلیٰ بن حماد**، **ابوبکر ابی شیبة** اور **زهیر بن حرب** نے (تینوں) کہتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا **سفیان بن عیینه** نے، اُن سے زهری (ابن شہاب) نے، اُن سے **سعید بن المسیب** نے، انہوں نے روایت کیا حضرت ابوہریرہؓ سے۔

<u>تیسری سند</u>: امام مسلمؒ کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا **حرملة بن یحییٰ** نے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی (**عبداللّٰه**) **ابن وهب** نے، وہ کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا **یونس (بن یزید)** نے، اُن سے **زهری (ابن شهاب)** نے، اُن سے **سعید بن المسیب** نے، انہوں نے **حضرت ابوهریرہؓ** سے سُنا۔

چوتھی سند: امام مسلم کہتے ہیں ہم سے بیان کیا حسن الحلوانی اور عبد بن حُمید (دونوں) نے، اُن سے یعقوب بن ابراھیم بن سعد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد (ابراھیم بن سعد) نے، انہوں نے روایت کیا صالح (بن کیسان) سے، انہوں نے زھری (ابن شہاب) سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے، اورانہوں نے حضرت ابوہریرۃؓ سے۔ (صحیح مسلم، ح 242(155)، باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکماً بشریعة نبینا صلی الله علیه وسلم)

پہلی سند کے راویوں کا تعارف:

قتیبة بن سعید: ان کا تعارف گزر چکا۔

محمد بن رُمح بن المهاجر بن المحرر التُجیبی المصری

امام ابوداؤد کہتے ہیں ’’یہ ثقہ ہیں‘‘۔ امام نسائی نے فرمایا ’’انہوں نے کسی ایک حدیث مین بھی غلطی نہیں کی‘‘۔ ابن ماکولا نے کہا: ’’یہ ثقہ اور مامون ومحفوظ ہیں‘‘۔ ابن یونس نے کہا: ’’یہ ثقہ اورحدیث میں پکے تھے‘‘۔ ابن حِبان نے انہیں ثقہ لوگوں میں شمار کیا ہے۔ (ملخصاً : تهذیب التهذیب، ج9ص164، دائرۃ المعارف۔الہند)

لیث بن سعد: ان کا تعارف ہو چکا۔

ابن شهاب زهری اور سعید بن المسیب: دونوں کا تعارف پہلے ہو چکا۔

دوسری سند کے راویوں کا تعارف:

عبدالأعلیٰ بن حمّاد بن نصر الباهلي البصري المعروف بالنرسي

یحییٰ بن معین نے انہیں ’’ثقہ‘‘ کہا۔ ابوحاتم رازی نے بھی ’’ثقہ‘‘ کہا۔ صالح بن محمد بن خراش نے انہیں ’’صدوق‘‘ (سچا) کہا۔ امام نسائی نے کہا کہ ’’ان کی روایت لینے میں کوئی حرج نہیں‘‘، ابن حِبان نے انہیں ثقہ لوگوں میں ذکر کیا ہے۔

(ملخصاً: تهذیب التهذیب، ج6ص93)

ابوبکر بن ابی شیبة (عبدالله بن محمد بن ابی شیبة ابراهیم) العبسي الکوفي

امام احمد بن حنبل نے انہیں ’’صدوق‘‘ (سچا) کہا۔ امام عجلی نے انہیں ’’ثقہ اور حافظ حدیث‘‘ کہا۔ امام ابوحاتم اور امام ابن خراش نے بھی انہیں ’’ثقہ‘‘ کہا۔ امام یحییٰ بن معین سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے ابوبکر ابن ابی شیبہ کو ’’صدوق‘‘ (سچا) کہا۔ امام ابوزرعہ نے کہا کہ ’’میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے بڑا احدیثیں یاد رکھنے والا نہیں دیکھا‘‘۔ امام

ابن حِبان نے انہیں ثقہ لوگوں میں شمار کیا ہے۔ ابن قانع نے بھی انہیں ''ثقہ اور ثبت'' کہا ہے۔
(ملخصاً: تهذيب التهذيب، ج6 ص2، دائرۃ المعارف۔ انڈیا)

ایک تمنائی مغالطہ

اس روایت میں سفیان بن عیینہ سے روایت کرنے والے تین راویوں میں سے ایک ''ابوبکر بن ابی شیبة'' بھی ہیں، جن کا نام ''عبداللّٰہ بن محمد بن ابی شیبة ابراهیم العبسي الکوفي'' ہے، لیکن ''محدث العصر جناب تمنا عمادی'' نے اپنے فنِ ''تلبیس'' کا مظاہر کرتے ہوئے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''تیسرے صاحب ان دونوں (یعنی عبدالأعلیٰ اور زهیر بن حرب ۔ناقل) کے ساتھ ابوبکر بن شیبہ ہیں جن کا پورا نام عبدالرحمن بن عبدالملک بن شیبہ ہے.....جن کو امام ابوداود صاحب السنن نے اور حافظ ابواحمد الحاکم نے ضعیف الحدیث قرار دیا ہے، انہیں تینوں سے امام مسلم کو یہ زہری والی حدیث ابن عیینہ کے واسطے سے پہنچی''۔(انتظارِ مہدی ومسیح، ص195)

قارئین محترم! صحیح مسلم کی سند پر ایک بار پھر غور فرمائیں، اس میں سفیان بن عیینہ سے روایت کرنے والے ''ابوبکر بن أبي شيبة'' ہیں نہ کہ ''ابوبکر بن شیبة''، لیکن عمادی صاحب نے انہیں ''بن شیبہ'' ظاہر کر کے ان کی شخصیت تبدیل کر ڈالی اور ان کے ''یارانِ طریقت'' نے انہیں ''محدث العصر'' کا خطاب عنایت کر دیا۔

زُهیر بن حرب أبو خیثمة النسائی. نزیل بغداد

یحیٰی بن معین نے انہیں ''ثقہ'' کہا۔ ابوحاتم رازی نے انہیں ''ثقہ، ثبت اور صدوق'' (سچا) کہا۔ نسائی نے بھی انہیں ''ثقہ اور مامون'' کہا۔ حسین بن فہم نے انہیں ''ثقہ اور ثبت'' کہا۔ ابوبکر الخطیب کہتے ہیں کہ ''وہ ثقہ، ثبت، حافظ اور متقن'' تھے۔ ابن قانع نے بھی انہیں ''ثقہ'' کہا۔ ابن وضاح اور ابن حِبان نے بھی انہیں ''ثقہ'' لوگوں میں شمار کیا ہے۔(ملخصاً: تهذيب التهذيب، ج3 ص342)

سفیان بن عُیینه بن ابی عمران میمون الهلالی

علی بن المدینی نے کہا کہ: ''امام زہری کے ساتھیوں میں سب سے زیادہ متقی سفیان بن عیینہ تھے''۔ عجلی نے کہا کہ ''یہ ثقہ، حدیث میں پکے تھے ان کا شمار اصحاب حدیث کے حکماء میں ہوتا تھا''۔ امام شافعی نے فرمایا: ''اگر (امام) مالک اور سفیان (بن عیینہ) نہ ہوتے تو حجاز کا علم ختم ہو جاتا''۔ ابن المدینی کہتے ہیں کہ ایک بار یحیٰی بن معین نے مجھ سے کہا کہ: ''میرے استادوں میں سے صرف سفیان بن عیینہ ہی باقی رہ گئے ہیں'' ابن المدینی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: سفیان

تو حدیث کے امام ہیں، تو یحییٰ بن معین نے کہا: ''سفیان تو چالیس سال سے امام ہیں''۔ بشر بن المفضل نے کہا ''روئے زمین پر سفیان بن عیینہ جیسا کوئی نہیں رہا''۔ ابن وہب نے کہا ''میں نے ابن عیینہ سے بڑا کتاب اللہ کا عالم نہیں دیکھا''۔ ابوحاتم رازی نے کہا کہ ''یہ ثقہ، ثبت اور امام ہیں''۔ ابن خراش نے بھی انہیں ''ثقہ، ثبت اور مامون'' کہا۔ ابن حِبان نے بھی انہیں ثقہ لوگوں میں شمار کیا ہے۔ امام ذہبی نے سفیان بن عیینہ کا تعارف یوں کرایا ہے:

''أحد الثقات الأعلام ، أجمعت الأمة علی الاحتجا ج به'' یہ بڑے ثقہ لوگوں میں سے ہیں، ساری امت کا اس پر اجماع ہے کہ (ان کی حدیث) حجت ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ ''یہ عمر کے لحاظ سے امام زہری کے سب سے چھوٹے شاگرد تھے مگر اس کے باوجود امام زہری کے سب سے پکے اور ہونہار شاگرد ہیں''۔

(ملخصاً: تهذيب التهذيب، ج4 ص117 / ميزان الاعتدال، ج2 ص170)

فائدہ: سفیان بن عیینہ کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ یہ تدلیس کرتے تھے، لیکن امام ذہبی نے صاف لکھا ہے کہ ''لکن المعهود أنه لا يدلس الا عن ثقة'' کہ وہ صرف ثقہ لوگوں سے ہی تدلیس کرتے تھے (کسی ضعیف راوی کو چھپانے کے لئے تدلیس نہیں کرتے تھے)، اور ایسی ہی بات حافظ ابن حجر نے بھی لکھی ہے۔

(دیکھیں: ميزان الاعتدال، ج2 ص170 / طبقات المدلسين لابن حجر، ص2)

جاری ہے

❁ ❁ ❁